افسانہ شرح صدر کا تحقیقی جائزہ

ڈاکٹر سید حیدر عباس واسطی[1]

dr.sha.wasti@gmail.com

کلیدی کلمات: سیرت، رسولؐ، شقِ صدر، خطبہ، حجۃالوداع۔

خلاصہ

بعض سیرت نگاروں نے جعلی احادیث کو اپنا مآخذ قرار دیا اور قرآن مجید میں سیرتِ رسولؐ سے متعلق نازل ہونے والی آیات کو پسِ پشت ڈال دیا۔ ان وضعی احادیث کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ شانِ پیغمبرؐ اور قرآن مجید کے سراسر خلاف ہیں۔ دراصل انھوں نے رسول اکرمؐ کے بارے میں نازل ہونے والی قرآنی آیات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی اور نہ ہی وارثانِ قرآن مجید کی طرف ان کو سمجھنے کے لیے رجوع کیا بلکہ قرآن کی آیات کی غلط تفاسیر اور تاویلات کو اپنے ہاں نقل کرلیا۔ بنابریں سیرت طیبہ جو کہ قیامت تک نوعِ انسانی کی ہدایت کے لیے ایک رول ماڈل کی حیثیت رکھتی ہے، اسے داغدار کر دیا گیا۔ آپؐ نے آخری ایام میں صحابہ کے ساتھ پہلا اور آخری حج کیا اور واپسی پر جب 18/ذی الحجۃ 10 ہجری کو غدیر خم کے مقام پر پہنچے تو آپ ﷺ نے ایک یادگار خطبہ دیا جو خطبہ حجۃ الوداع کہلاتا ہے اس خطبہ میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جن میں ایک اللہ کی کتاب دوسری عترت جو میرے اہلبیتؑ ہیں یہ حوضِ کوثر تک جدا نہ ہونگے اور جو لوگ ان دونوں سے متمسک رہے وہ کبھی گمراہ نہ ہونگے۔‘‘ لیکن مسلمانوں نے نا صرف آپ کی تعلیمات کو بھلا دیا بلکہ اس کے برخلاف افسانوی احادیث کو قبول کرلیا جس کے منفی اثرات مرتب ہوئے اور آپؐ کی عصمت سے متعلق مسلمانوں میں یہ نظریہ پیدا ہوا کہ رسولِ اکرمؐ ہم جیسے بشر تھے اور معصوم نہیں تھے اور آپؐ کی حیات میں چار دفعہ شقِ صدر کا واقعہ پیش آیا! !اس مقالے میں شق صدر سے متعلق روایات کا تنقیدی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ اس افسانوی نظریہ سے متعلق اُمتِ مسلمہ دو گروہوں میں بٹ گئی اور دونوں کے درمیان اس قسم کی احادیث کی قبولیت پر تضاد پایا جاتا ہے۔

پیغمبرِ اسلام ﷺ کی سیرت پر قلم اُٹھانے والے سیرت نگاروں نے اموی اور عباسی حکمرانوں کے دور میں وضع کی گئی جعلی احادیث کو اپنا مآخذ قرار دیا اور قرآن مجید میں سیرتِ رسول ﷺ سے متعلق نازل ہونے والی آیات کو پسِ پشت ڈال دیا۔ ان جعلی، وضعی اور بے سروپاء روایات کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ شانِ پیغمبر ﷺ اور قرآن مجید کے سراسر خلاف ہیں۔

بعض سیرت نگاروں نے رسول اکرم ﷺ کے بارے میں نازل ہونے والی قرآنی آیات کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی اور نہ ان کو سمجھنے کے لئے ہی وارثانِ قرآن مجید کی طرف رجوع کیا بلکہ قرآن کی آیات کی غلط تفاسیر اور تاویلات کو اپنے ہاں نقل کرلیا جس کے سبب مسلمان گمراہی کی دلدل میں دھنستے چلے گئے۔ اس طرح آپ ﷺ کی سیرت جو کہ قیامت تک نوعِ انسانی کی ہدایت کے لیے ایک رول ماڈل کے طور پر پیش کی جاتی اسے داغدار کر دیا۔

رسولِ اکرم ﷺ نے اپنے حیاتِ ظاہری کے اختتام کے موقع پر صحابہ کے ساتھ پہلا اور آخری حج کیا اور واپسی پر جب ۱۸/ذی الحجۃ ۱۰ ہجری کو غدیر خم کے مقام پر پہنچے تو آپ ﷺ نے ایک یادگار خطبہ دیا جسے خطبہ حجۃ الوداع کے نام سے تاریخ میں یاد کیا جاتا ہے۔ اس خطبہ میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

إنی تارك فيكم الثقلين كتاب الله وعترتی أهل بيتی ، ما أن تمسكتم بهما لن تضلوا بعدی أبدا الحوض(

1۔ ڈائریکٹر زیدؓ شہید اکیڈمی

(1

یعنی: میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جارہا ہوں جن میں ایک اللہ کی کتاب دوسری عترت جو میرے اہلبیتؑ ہیں یہ حوضِ کوثر تک جدا نہ ہونگے اور جو لوگ ان دونوں سے متمسک رہے وہ کبھی گمراہ نہ ہونگے۔

اُمتِ مسلمہ نے نا صرف آپ کی تعلیمات کو بھلا دیا، بلکہ اس کے برخلاف عشقِ رسول ﷺ میں افسانوی روایات کو دل وجان سے قبول کرلیا جس کے منفی اثرات مرتب ہوئے اور آپ ﷺ کی عصمت سے متعلق مسلمانوں میں یہ نظریہ پیدا ہوا:

"رسولِ اکرم ﷺ ہم جیسے بشر تھے اور معصوم نہیں تھے اسی لیے آپ ﷺ کی حیات میں چار دفعہ شقِ صدر کا واقعہ پیش آیا۔"

جن لوگوں نے غدیر خم پر دیے گیے آپ ﷺ کے خطبہ حجۃالوداع کو یاد رکھا اُنہوں نے اس نظریہ کو آج تک قبول نہ کیا اور آئمہ اہلبیت علیہم السلام کے اقوال کی روشنی میں یہ مانا کہ رسولِ اکرم ﷺ نور تھے اور شقِ صدر کا کوئی واقعہ رونماء ہی نہیں ہوا۔

اس افسانوی نظریہ سے متعلق اُمتِ مسلمہ دو گروہوں میں بٹ گئی اور دونوں کے درمیان اس قسم کی احادیث کی قبولیت پر تضاد پایا جاتا ہے۔ جو لوگ ایسی روایتوں کو قبول کرتے ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے وصال کے بعد ان کے اصحاب دین کے رہنماء تھے اور تمام اصحاب ستاروں کی مانند تھے کسی کی بھی پیروی کی جاسکتی ہے۔ مگر جن لوگوں نے خطبہ حجۃ الوداع کو یاد رکھا اور مذکورہ حدیث کو پیشِ نظر رکھا اُن کا ماننا ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ معصوم اور مجسم نور تھے اور ایسے نظریات رکھنے والا معرفت رسول ﷺ نہیں رکھتا۔

اب ہم اس نظریے کی اساس کے طور پر بیان کی جانے والی احادیث کو اُن کے بیان کرنے والے محدثین کے حوالے سے یہاں نقل کرینگے۔

الشیخ الإمام الحافظ أبوعبد اللہ محمد بن إسماعیل بن إبراهیم بن المغیرۃ البخاری

جو 194ھ میں بخارا میں پیدا ہوئے ان کی معروف کتاب صحیح بخاری میں شقِ صدر کے حوالے سے شقِ صدر کی حدیث کو کئی مرتبہ درج ذیل انداز میں نقل کی گیا ہے:

پہلی روایت صحیح بخاری کی کتاب الصلاۃ باب کیف فرضت الصلوات. میں اس طرح نقل کی گئی ہے:

حدثنا یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن یونس عن ابن شهاب عن أنس بن مالك قال كان أبو ذر یحدث: أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم قال فرج عن سقف بیتی وأنا بمكة فنزل جبریل ففرج صدری ثم غسله بماء زمزم ثم جاء بطست من ذهب ممتلیء حكمة وإیمانا فأفرغه فی صدری ثم أطبقه ثم أخذ بیدی فعرج بی إلی السماء الدنیا فلما جئت إلی السماء الدنیا۔ (2)

یعنی: "ہم سے یحیٰی بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے، اُنہوں نے یونس سے اُنہوں نے ابن شہاب سے، اُنہوں نے انس بن مالک سے، اُنہوں نے کہا حضرت ابو ذر غفاری یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میرے گھر کی چھت کھولی گئی اور میں مکہ میں تھا پھر حضرت جبرائیلؑ اُترے اُنہوں نے میرا سینہ چیرا پھر اس کو زمزم کے پانی سے دھویا پھر ایک سونے کا طشت لائے جو ایمان و حکمت سے بھرا ہوا تھا وہ میرے سینے میں ڈال دیا پھر سینہ جوڑ دیا اس پر مہر لگادی پھر اُنہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان اول کی طرف لے کر چلے گئے۔

دوسری روایت صحیح بخاری کی کتاب الحج، باب ما جاء فی زمزم میں اس طرح نقل کی گئی ہے:

وقال عبدان أخبرنا عبد اللہ أخبرنا یونس عن الزهری قال أنس بن مالك كان أبو ذر رضی اللہ عنه یحدث: أن رسول اللہ صلی اللہ علیه و سلم قال (فرج سقفی وأنا بمكة فنزل جبریل علیه السلام ففرج صدری ثم غسله بماء زمزم ثم جاء بطست من ذهب ممتلئ حكمة وإیمانا فأفرغها فی صدری ثم أطبقه ثم أخذ بیدی فعرج إلی السماء الدنیا۔ (3)

یعنی: عبدان نے کہا مجھ سے عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے، اُنہوں نے زہری سے کہ انس بن مالک نے کہا ابو ذر حدیث بیان کرتے تھے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میری چھت چیری گئی اس وقت میں مکہ میں تھا اور جبرائیلؑ اُترے، انہوں نے میرا سینہ چاک کیا پھر زمزم کے پانی سے اس کو دھویا بعد اس کے ایک سونے کا طشت لائے جو علم اور ایمان سے بھرا ہوا تھا، وہ میرے سینے میں انڈیل دیا۔ پھر سینہ جوڑ دیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑ کر پہلے آسمان پر مجھ کو چڑھا لے گئے۔

تیسری روایت صحیح بخاری کی کتاب فضائل الصحابة، باب المعراج میں اس طرح نقل کی گئی ہے:

حدثنا هدبة بن خالد حدثنا همام بن يحيى حدثنا قتادة عن أنس بن مالك عن مالك بن صعصعة رضي الله عنهما: أن نبي الله صلى الله عليه و سلم حدثهم عن ليلة أسري به (بينما أنا في الحطيم و ربما قال في الحجر مضطجعا إذ أتاني آت فقد۔ قال وسمعته يقول فشق۔ ما بين هذه إلى هذه۔ فقلت للجارود وهو إلى جنبي ما يعني به؟ قال من ثغرة نحره إلى شعرته وسمعته يقول من قصه إلى شعرته۔ فاستخرج قلبي ثم أتيت بطست من ذهب مملوءة إيمانا فغسل قلبي ثم حشي ثم أعيد ثم أتيت بدابة دون البغل وفوق الحمار أبيض۔ فقال له الجارود هو البراق يا أبا حمزة؟ قال أنس نعم۔ يضع خطوه عند أقصى طرفه فحملت عليه فانطلق بي جبريل حتى أتى السماء الدنيا۔ (4)

یعنی: ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحیٰی نے کہا ہم سے قتادہ نے، انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے مالک بن صعصعہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے صحابہ سے معراج کی رات کا قصہ بیان کیا۔ فرمایا ایسا ہوا کہ میں حطیم یا حجر میں لیٹا ہوا تھا اتنے میں ایک آنے والا آیا اور اُس نے میرا سینہ چیر ڈالا۔ قتادہ نے کہا میں نے انس سے سُنا وہ کہتے تھے یہاں سے یہاں تک تو مین جارود سے جو میرے پاس بیٹھے تھے پوچھا اس سے کیا مطلب ہے۔ انہوں نے کہا گدگدی سے ناف تک اور میں نے انس سے سنا وہ کہتے تھے سینے کے سرے سے ناف تک خیر میرا دل نکالا پھر ایک سونے کا طشت لائے جو ایمان سے بھرا ہوا تھا میرا دل دھویا گیا پھر بھرا گیا پھر اپنی جگہ رکھ دیا گیا اس کے بعد ایک نقرہ جانور لایا گیا جو خچر سے ذرا نیچا اور گدھے سے کچھ اونچا تھا۔ جارود نے انس سے پوچھا ابو حمزہ یہ جانور براق تھا انہوں نے کہا ہاں وہ قدم وہاں ڈالتا تھا جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی تھی۔ میں اس پر سوار کیا گیا اور جبرائیل مجھ کو لے کر چلے یہاں تک کہ نزدیک والے پہلے آسمان پر پہنچا۔

چوتھی روایت صحیح بخاری کی کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکة میں اس طرح نقل کی گئی ہے۔

حدثنا هدبة بن خالد حدثنا همام عن قتادة. وقال لي خليفة حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد وهشام قالا حدثنا قتادة حدثنا أنس بن مالك عن مالك بن صعصعة رضي الله عنهما قال: قال النبي صلى الله عليه و سلم (بينا أنا عند البيت بين النائم واليقظان۔ وذكر يعني رجلا بين الرجلين۔ فأتيت بطست من ذهب ملئ حكمة وإيمانا فشق من النحر إلى مراق البطن ثم غسل البطن بماء زمزم ثم ملئ حكمة وإيمانا وأتيت بدابة أبيض دون البغل وفوق الحمار البراق فانطلقت مع جبريل حتى أتينا السماء الدنيا۔ (5)

یعنی: ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے، انہوں نے قتادہ سے، کہا مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید اور ہشام نے ان دونوں نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے انس بن مالک نے بیان کیا انہوں نے مالک بن صعصعہ سے، انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں ایک بار خانہ کعبہ کے پاس بیچ و بیچ کی حالت میں تھا نہ سوتا نہ جاگتا اور آپ ﷺ نے ذکر کیا اس مرد کا جو دو مردوں کے بیچ میں تھا آپ ﷺ نے فرمایا سونے کا ایک طشت ایمان اور حکمت کا بھرا ہوا

میرے پاس لایا گیا، میرا سینہ پیٹ کے نیچے تک چیرا گیا۔ پھر زمزم کے پانی سے پیٹ دھویا گیا پھر ایمان اور حکمت سے جو سونے کے طشت میں لائے تھے پیٹ بھر دیا گیا اس کے بعد ایک جانور میرے سامنے لایا گیا یعنی براق جو خچر سے ذرا چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا پھر میں جبرائیل کے ساتھ چلا پہلے آسمان پر پہنچا۔

پانچویں روایت صحیح بخاری کی کتاب الانبیاء، باب ذکر ادریس (ع) میں اس طرح نقل کی گئی ہے:۔

قال عبدان أخبرنا عبد الله أخبرنا يونس عن الزهري (ح) . حدثنا أحمد بن صالح حدثنا عنبسة حدثنا يونس عن ابن شهاب قال قال أنس كان أبو ذر رضي الله عنه يحدث: أن رسول الله صلى الله عليه و سلم قال (فرج سقف بيتي وأنا بمكة فنزل جبريل ففرج صدري ثم غسله بماء زمزم ثم جاء بطست من ذهب ممتلئ حكمة وإيمانا فأفرغها في صدري ثم أطبقه ثم أخذ بيدي فعرج بي إلى السماء فلما جاء إلى السماء الدنيا قال جبريل لخازن السماء۔ (6)

یعنی: عبدان نے کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے، انہوں نے زہری سے دوسری سند: ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا، کہا ہم سے عنبسہ نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے انس نے کہا ابوذر غفاری آنحضرت ﷺ سے یوں روایت کرتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا میرے گھر کی چھت کھولی گئی اس وقت میں مکہ میں تھا اور جبرائیل اترے، انہوں نے میرا سینہ چیرا، زمزم کے پانی سے دھویا۔ پھر سونے کا طشت لائے جو ایمان اور حکمت سے لبالب تھا وہ میرے سینے میں ڈال دیا پھر سینہ جوڑ دیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان پر پہنچے۔

چھٹی روایت صحیح بخاری کے باب قوله { وكلم الله موسى تكليما } / النساء 164، میں اس طرح نقل کی گئی ہے اس کا متن تقریباً حسب سابق ہی ہے لہٰذا اس کا ترجمہ یہاں نقل نہیں کیا جا رہا ہے:

حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثني سليمان عن شريك بن عبد الله أنه قال سمعت أنس بن مالك يقول: ليلة أسري برسول الله صلى الله عليه و سلم من مسجد الكعبة إنه جاءه ثلاثة نفر قبل أن يوحى إليه وهو نائم في المسجد الحرام فقال أولهم أيهم هو؟ فقال أوسطهم هو خيرهم فقال آخرهم خذوا خيرهم فكانت تلك الليلة فلم يرهم حتى أتوه ليلة أخرى فيما يرى قلبه وتنام عينه ولا ينام قلبه وكذلك الأنبياء تنام أعينهم ولا تنام قلوبهم فلم يكلموه حتى احتملوه فوضعوه عند بئر زمزم فتولاه منهم جبريل فشق جبريل ما بين نحره إلى لبته حتى فرغ من صدره وجوفه فغسله من ماء زمزم بيده حتى أنقى جوفه ثم أتي بطست من ذهب فيه تور من ذهب محشوا إيمانا وحكمة فحشى به صدره ولغاديده يعني عروق حلقه ثم أطبقه ثم عرج به إلى السماء الدنيا۔ (7)

مسلم نے اپنی کتاب صحیح مسلم میں اس واقعہ کو باب الإِسْرَاءِ بِرَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- إِلَى السَّمَوَاتِ وَفَرْضِ الصَّلَوَاتِ. (73) میں اس طرح نقل کیا ہے:۔

حَدَّثَنِى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ الْعَبْدِىُّ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- «أُتِيتُ فَانْطَلَقُوا بِى إِلَى زَمْزَمَ فَشُرِحَ عَنْ صَدْرِى ثُمَّ غُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ أُنْزِلْتُ. (8)

یعنی: انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس فرشتے آئے اور مجھے لے گئے زمزم کے پاس پھر چیرا گیا سینہ میرا اور دھویا گیا زمزم کے پانی سے پھر چھوڑ دیا گیا میں جگہ پر۔

مسلم نے اس روایت کو اس طرح بھی اپنے ہاں نقل کیا ہے:

حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- أَتَاهُ جِبْرِيلُ -صلى الله عليه وسلم- وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَهُ فَصَرَعَهُ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ فَاسْتَخْرَجَ الْقَلْبَ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً فَقَالَ هَذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ. ثُمَّ غَسَلَهُ فِى طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لأَمَهُ ثُمَّ أَعَادَهُ فِى مَكَانِهِ وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ إِلَى أُمِّهِ - يَعْنِى ظِئْرَهُ - فَقَالُوا إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ. فَاسْتَقْبَلُوهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ. قَالَ أَنَسٌ وَقَدْ كُنْتُ أَرَى أَثَرَ ذَلِكَ الْمِخْيَطِ فِى صَدْرِهِ. (9)

یعنی: انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جبرائیل آئے اور آپ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے انہوں نے آپ کو پکڑا اور پچھاڑا اور دل کو چیر کر نکالا پھر اس میں سے ایک پھٹکی جدا کر ڈالی اور کہا کہ اتنا حصہ شیطان کا تھا تم میں پھر اس دل کو دھویا سونے کے طشت میں زمزم کے پانی سے پھر جوڑا اس کو اور اپنی جگہ میں رکھا اور لڑکے دوڑے ہوئے آپ کی ماں کے پاس آئے یعنی آنحضرت ﷺ کی انا کے پاس اور کہا محمد ﷺ مار ڈالے گئے یہ سن کر لوگ دوڑے دیکھا تو آپ صحیح و سالم ہیں اور آپ کا خوف سے رنگ بدل گیا ہے۔ انس نے کہا میں اس سلائی کا نشان آپ کے سینے پر دیکھتا تھا۔"

صحیح مسلم میں تیسری روایت اس طرح نقل ہوئی ہے:

وَحَدَّثَنِى حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِىُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِى يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ " فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِى وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ -صلى الله عليه وسلم- فَفَرَجَ صَدْرِى ثُمَّ غَسَلَهُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهَا فِى صَدْرِى ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِى فَعَرَجَ بِى إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جِئْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا۔ (10)

یعنی: انس بن مالک سے روایت ہے کہ ابو ذر غفاری یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا توڑا گیا چھت میرے مکان کا اور میں مکہ میں تھا اور جبرائیل اترے انہوں نے میرا سینہ چیرا پھر اس کو دھویا زمزم کے پانی سے پھر ایک طشت لائے سونے کا جس میں حکمت اور ایمان بھرا ہوا تھا اور انڈیل دیا اس کو میرے سینہ میں بعد اس کے ملا دیا سینے کو اور میرا ہاتھ پکڑا اور آسمان پر پہنچے

صحیح مسلم میں چوتھی روایت اس طرح نقل ہوئی ہے:۔

حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِى أَبِى عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ « فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَشُقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقِّ الْبَطْنِ فَغُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا. (11)

یعنی: مالک بن صعصعہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہی حدیث جو اوپر بیان کی گئی ہے اس میں اتنا اضافہ ہے کہ میرے پاس ایک طشت لایا گیا سونے کا جو بھرا ہوا تھا حکمت اور ایمان سے پھر چیرا گیا سینے سے لے کر پیٹ کے نیچے تک اور دھویا گیا زمزم کے پانی سے اور بھرا گیا حکمت اور ایمان سے۔

ترمذی نے اپنی کتاب سنن الترمذي میں اس واقعہ کو باب 82 ومن سورة ألم نشرح میں اس طرح نقل کیا ہے:

بسم الله الرحمن الرحيم حدثنا محمد بن بشار حدثنا محمد بن جعفر و ابن أبي عدي عن سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن أنس بن مالك عن مالك بن صعصعة رجل من قومه: أن النبي صلى الله عليه و سلم قال بينما أنا عند البيت بين النائم واليقظان إذ

سمعت قائلا يقول أحد بين الثلاثة فأتيت بطست من ذهب فيها ماء زمزم فشرح صدري إلى كذا وكذا قال قتادة قلت يعني قلت لأنس بن مالك ما يعني؟ قال إلى أسفل بطني فاستخرج قلبي فغسل قلبي بماء زمزم ثم أعيد مكانه ثم حشي إيمانا وحكمة وفي الحديث قصة طويلة۔ (12)

یعنی: حضرت انس بن مالک اپنی ہی قوم کے ایک شخص مالک بن صعصعہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں بیت اللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ میں نہ سو رہا تھا اور نہ ہی جاگ رہا تھا کہ ایک شخص کی آواز سنی۔ اس کے ساتھ دو اور بھی تھے وہ لوگ ایک طشت لائے جس میں زمزم تھا۔ اس نے میرے سینے کو چاک کیا یہاں تک کہ قتادہ کہتے ہیں: میں نے انس سے پوچھا کہ کیا مطلب؟ تو فرمایا: پیٹ کے نیچے تک۔ پھر میرے دل کو نکالا اور آپ زمزم سے دھونے کے بعد واپس اسی جگہ لگا دیا۔ پھر اس میں ایمان و حکمت بھر دیا گیا اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے۔ (یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابو ذر سے بھی روایت ہے)۔

شقِ صدر کی اس حدیث پر بحث کرنے سے قبل ہم یہاں پر رسول اکرم ﷺ کی ایک حدیث نقل کرتے ہیں جسے ترمذی نے مختلف حوالوں سے اپنے ہاں نقل کیا ہے:

حدثنا إسماعيل بن موسى الفزاري ابن بنت السدي حدثنا شريك بن عبد الله عن منصور بن المعتمر عن ربعي بن حراش عن علي بن أبي طالب قال: قال رسول الله صلى الله عليه و سلم لا تكذبوا علي فإنه من كذب علي يلج في النار۔ (13)

یعنی: ربعی بن حراش سے روایت ہے، اس نے سنا حضرت علیؑ سے وہ خطبہ پڑھ رہے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مت جھوٹ باندھو میرے اوپر، جو جھوٹ باندھے گا وہ جہنم میں جائے گا۔

رسول اکرم ﷺ کی ذات پر قصداً جھوٹ بولنے والوں کے متعلق آپ ﷺ کی مندرجہ بالا حدیث پر غور کریں تو آپ اس نتیجہ پر پہنچے گے رسولِ اکرم ﷺ کے دور میں ایسے افراد موجود تھے جو آپ ﷺ کی ذات سے متعلق جھوٹ بولتے تھے جنہیں آپ نے نا صرف تنبیہ کی بلکہ ان کے انجام سے بھی سب کو باخبر کر دیا، لیکن کچھ لوگوں کو کسی سے ضد ہو جائے تو وہ کہتے ہیں کہ بات جائز ہے لیکن میں نہیں مان سکتا کیونکہ میرا دل اس بات کو قبول نہیں کرے گا۔ اب ان لوگوں کو کیا کہا جاسکتا ہے کہ جو رسولِ اکرم ﷺ کی طرف جھوٹی احادیث منسوب کرتے ہیں اور رسولِ اکرم ﷺ کی جانب سے ایسے لوگوں کا انجام بھی بیان کیا گیا ہے۔ مسلمانوں کے ایک گروہ نے بغیر تحقیق کے اس افسانوی احادیث کو قبول کر لیا، اپنا اور جھوٹی روایتوں کو بیان کرنے والوں کے انجام کی بھی پرواہ نہ کی۔

جبکہ اہلبیت رسول ﷺ سے متمسک ہونے والے گروہ کا کہنا ہے کہ وہ جھوٹ بولنے والے کسی بھی راوی کی کسی فرسودہ یا افسانوی حدیث کو قبول نہیں کرتے ان کا کہنا ہے کہ بعض روایتوں سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت علیؑ نے اپنی حکمتِ عملی سے جھوٹ بولنے والے راویوں کا سب کے سامنے کئی مرتبہ پردہ فاش کیا تاکہ لوگ ان سے آگاہ ہو جائیں اور ان کی کسی بات پر یقین نہ کریں لیکن جو لوگ رسول اکرم ﷺ کی شان میں ان افسانوی احادیث کے سبب گستاخی کرنے کا جواز پیاد کرتے ہیں ان سے دوری اختیار نہیں کرتے اُنہوں نے ان باتوں کو نظرانداز کر دیا لیکن ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ایسے مواقع کی نشاندہی کریں جیسا کہ مصادر سے پتہ چلتا ہے وصالِ پیغمبر ﷺ کے بعد مسئلہ خلافت پر اپنی حق تلفی سے باز رکھنے کے لیے امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے ایک مجمع میں اصحابِ رسول ﷺ جو کہ غدیر خم میں موجود تھے انکے سامنے احتجاج کیا اور ان سے کہا کہ جو لوگ غدیر خم میں موجود تھے اور حدیثِ غدیر کو سنا ہے وہ کھڑے ہوں اور سب کے سامنے گواہی دیں، اصحاب کے ایک گروہ نے کھڑے ہو کر اس کی گواہی دی جنہیں محدثین نے شیعیانِ علیؑ کا نام دیا لیکن بعض اصحاب نے مخصوص وجوہات کی بناء

پر گواہی نہیں دی اور مختلف حیلے بہانے پیش کیے۔ مشہور مورخین ابن قتیبہ نے اپنی کتاب المعارف اور ابن حدید نے اپنی کتاب شرح نہج البلاغہ میں ان اصحاب کے نام بیان کیے جن میں سے ایک نام انس بن مالک کا بھی ہے۔

جس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ: ابو محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ الدینوری (م 276ھ) اپنی کتاب المعارف میں برص کے عنوان پر نقل کرتے ہیں کہ انس بن مالک کے چہرے پر برص کے داغ نمایاں تھے۔ ایک گروہ کا بیان ہے کہ ان سے حضرت علیؑ نے غدیر خم کی حدیث کی گواہی دینے کے لیے کہا تو انہوں نے جواب دیا کہ میرا سن زیادہ ہو گیا ہے اور میں بھول گیا ہوں۔ اس موقع پر حضرت علیؑ نے بدعا فرمائی: اگر تم جھوٹ بولتے ہو تو خدا تمہیں سفیدی کے داغ میں مبتلاء کرے گا جسے تمہارا عمامہ بھی نہ چھپا سکے۔ اس روایت کا عربی متن معہ عنوان درج ذیل ہے:۔

أنس بن مالك كان بوجهه برص: وذكر قوم، أن ''عليا'' ـ رضى الله عنه ـ سأله عن قول رسول الله ـ صلّى الله عليه وسلم ـ: اللّهمّ وال من والاه، وعاد من عاداه ﷺ فقال: كبرت سنّى ونسيت. فقال له على ـ رضى الله عنه ـ إن كنت كاذبا فضربك الله، ببيضاء لا تواريها العمامة. (14)

ابن حدید نے اس کی تصریح کی ہے اور لکھا ہے ابن قتیبہ نے برص کا واقعہ اور حضرت امیر المومنین کی انس بن مالک پر نفرین کو کتاب المعارف کے باب ''البرص من ایان الرجال'' میں لکھا ہے کہ ابن قتیبہ کا حضرت علیؑ سے عناد مشہور ہے۔ روایت کا عربی متن درج ذیل ہے:۔

وَقَالَ ع لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَقَدْ كَانَ بَعَثَهُ إِلَى طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ لَمَّا جَاءَ إِلَى اَلْبَصْرَةِ يُذَكِّرُهُمَا شَيْئاً مِمَّا قَدْ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اَللَّهِ ص فِي مَعْنَاهُمَا فَلَوَى عَنْ ذَلِكَ فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي أُنْسِيتُ ذَلِكَ اَلْأَمْرَ فَقَالَ ع إِنْ كُنْتَ كَاذِباً فَضَرَبَكَ اَللَّهُ بِهَا بَيْضَاءَ لاَمِعَةً لاَ تُوَارِيهَا اَلْعِمَامَةُ قال يعنى البرص فأصاب أنسا هذا الداء فيما بعد في وجهه فكان لا يرى إلا متبرقعا المشهور ـ أن عليا ع ناشد الناس الله في الرحبة بالكوفة فقال أنشدكم الله رجلا سمع رسول الله ص يقول لي وهو منصرف من حجة الوداع من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه فقام رجال فشهدوا بذلك فقال ع لأنس بن مالك لقد حضرتها فما بالك فقال يا أمير المؤمنين كبرت سني وصار ما أنساه أكثر مما أذكره فقال له إن كنت كاذبا فضربك الله بها بيضاء لا تواريها العمامة فما مات حتى أصابه البرص فأما ما ذكره الرضي من أنه بعث أنسا إلى طلحة والزبير فغير معروف ولو كان قد بعثه ليذكرهما بكلام يختص بهما من رسول الله ص لما أمكنه أن يرجع فيقول إني أنسيته لأنه ما فارقه متوجها نحوهما إلا وقد أقر بمعرفته وذكره فكيف يرجع بعد ساعة أو يوم فيقول إني أنسيته فينكر بعد الإقرار هذا مما لا يقع . وقد ذكر ابن قتيبة حديث البرص والدعوة التي دعا بها أمير المؤمنين ع على أنس بن مالك في كتاب المعارف في باب البرص من أعيان الرجال وابن قتيبة غير متهم في حق علي ع على المشهور من انحرافه عنه ـ (15)

دوسری روایت انس بن مالک کے حوالے سے یہ بھی ملتی ہے جسے خوارزمی نے اپنی کتاب المناقب میں اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے:۔

عن أنس بن مالك قال: اهدى لرسول الله صلى الله عليه وآله طير فقال: ألهم ائتنى بأحب خلقك اليك يأكل معى من هذا الطير، فقلت: ألهم اجعله رجلا من الانصار فجاء على فقلت: ان رسول الله صلى الله عليه وآله على حاجة، قال: فذهب ثم جاء، فقلت: أن رسول الله صلى الله عليه وآله على حاجة، قال: فذهب ثم جاء، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله: إفتح، ففتحت ثم دخل فقال ما حديثك يا على؟ قال: هذه آخر ثلاث كرات يردنى انس، يزعم أنك على حاجة، قال: ماحملك على ماصنعت يا أنس؟ قال: سمعت

دعاءك فأحببت أن يكون فی رجل من قومی الانصار فقال النبی صلی الله علیه و آله: ان الرجل یحب قومه، ان الرجل یحب قومه) (16)۔

یعنی: "انس بن مالک کہتے ہیں کہ جناب رسولِ خداﷺ کی خدمت میں ایک بھنا ہوا طائر ہد یتہ پیش کیا گیا۔ اس وقت آ نحضرت ﷺ نے دعا کی اے خدا جو شخص تمام مخلوق میں تیرا محبوب ترین ہو اس کو اس وقت میرے پاس بھیج دے تا کہ میرے ساتھ یہ طیر کھائے۔ انس کہتے ہیں کہ یہ سُن کر میں نے اپنے دل میں کہا کہ اے خدا وہ شخص انصار میں سے کوئی ہو۔ اس وقت علیؑ تشریف لائے۔ میں نے انہیں ٹالنے کی خاطر کہہ دیا کہ جناب رسولِ خداﷺ کام میں مشغول ہیں۔ علیؑ چلے گئے لیکن پھر آ گئے۔ میں نے پھر یہ کہ کر ٹال دیا کہ آ نحضرت ﷺ کام میں مشغول ہیں۔ علیؑ واپس چلے۔ لیکن پھر علیؑ آ گئے اس وقت ان کی آہٹ سُن کر رسولِ خداﷺ نے مجھ کو حکم دیا کہ دروازہ کھول دے۔ میں نے کھول دیا اور علی اندر آ ئے تو آ نحضرت ﷺ نے علیؑ سے پوچھا کہ اے علیؑ تم اتنی دیر کیوں رکے رہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ تیسری دفعہ ہے کہ میں آیا ہوں۔ ہر دفعہ انس کہتا تھا کہ آپ کام میں مشغول ہیں۔ آ نحضرت ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ تو نے ایسا کیوں کیا۔ میں نے عرض کی کہ میں نے آپ کی دعا سنی تھی۔ میں یہ چاہتا تھا کہ میری قوم میں سے کوئی آ جائے۔ آ نحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ شخص حق سے نہیں بلکہ اپنی قوم سے محبت رکھتا ہے۔

ابن کثیر نے اس واقعہ کو اپنی کتاب البدایۃ والنھایۃ اور بغدادی نے اپنی کتاب تاریخ بغدا میں اس واقعہ کو حدیث طیر کے عنوان سے نقل کیا ہے:۔(17)

ابن مغازلی نے اپنی کتاب مناقب میں میں حدیث طیر کو الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ اس طرح نقل کیا ہے لیکن اس کا مفہوم بھی اسی طرح کا ہے:۔

أخبرنا محمد بن أحمد بن عثمان، أخبرنا أبو عمر محمد بن العباس بن حیویه الخزاز و أبو بكر أحمد بن إبراهیم بن الحسن بن شاذان البزار البغدادیان إذناً أن الحسین بن محمد حدثهم قال: حدثنا الحجاج بن یوسف بن قتیبة الأصفهانی، حدثنا بشر بن الحسین حدثنی الزبیر بن عدی عن أنس قال: أهدی إلی رسول الله صلی الله علیه وسلم طیر مشوی فلما وضع بین یدیه قال: ((اللهم ائتنی بأحب خلقك إلیك یأكل معی فی هذا الطائر)) قال: فقلت فی نفسی: اللهم اجعله رجلاً من الأنصار، قال: فجاء علی فقرع الباب قرعاً خفیفاً فقلت: من هذا؟ فقال: علی! فقلت: إن رسول الله صلی الله علیه وسلم علی حاجة، فانصرف. قال: فرجعت إلی رسول الله فسمعته یقول الثانیة: ((اللهم ائتنی بأحب خلقك إلیك یأكل معی من هذا الطائر))، فقلت فی نفسی: اللهم اجعله رجلاً من الأنصار، قال: فجاء علی فقرع الباب! فقلت: ألم أخبرك أن رسول الله صلی الله علیه وسلم علی حاجة؟ فانصرف، و رجعت إلی رسول الله صلی الله علیه وسلم فسمعته یقول الثالثة: ((اللهم ائتنی بأحب خلقك إلیك یأكل معی من هذا الطیر))، فجاء علی فضرب الباب ضرباً شدیداً، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ((افتح، افتح، افتح)) قال: فلما نظر إلیه رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: ((اللهم وإلی، اللهم وإلی، اللهم وإلی)) قال: فجلس مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فأكل معه من الطیر. (18)

ان احادیث کو نقل کرنے کے بعد ہم یہ بات بیان کرینگے کہ اس واقعہ کو نقل کرنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ قرآن مجید نازل ہوا تو سورہ الم نشرح رسولِ اکرم ﷺ کی اس دعا کے جواب میں نازل ہوئی جس میں آپ ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح اپنے بھائی حضرت علی علیہ السلام

کو مددگار بنانے کے لیے پرودگار عالم سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی دعا قبول کی اور یہ سورہ نازل ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی انداز سے رسول اکرم ﷺ کو مخاطب کیا جس طرح آپ کی کفالت کے حوالے سے ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ: اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی۔(19)
اور اسی طرح یہاں بھی مخاطب ہوا کہ : اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ۔(20) مگر بغضِ امیر المومنینؑ میں نا تو ان کے والد محترم محسنِ رسول ﷺ حضرت ابو طالبؑ کی کفالت سے متعلق آیت کو اس کے شانِ نزول کے ساتھ قبول کیا گیا اور نہ ہی آپ کی نصرت رسول ﷺ کے حوالے سے اس سورہ مبارکہ کے شانِ نزول کو قبول کیا بلکہ خود ہی بھٹکنے کے لیے افسانوی روایتوں کو قبول کر لیا۔
ہم مذکورہ بالا دلائل کی روشنی میں یہ بات کہنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے کہ جس راوی نے رسولِ اکرم ﷺ سے متعلق کئی مواقع پر جھوٹ بولا ہو یا حق کو چھپایا ہو اور اپنی اقربا پرستی کا اقرار کیا ہو۔
ان باتوں کی روشنی میں کسی بھی شخص کی بیان کردہ حدیث قابلِ اعتبار نہیں رہتی کیونکہ بعض محدثین کا دستور بھی اسی طرح کا ہے کہ جب بھی اہلبیت رسول ﷺ کے فضائل سے متعلق کسی راوی کی بیان کردہ کوئی حدیث نقل کی جائے تو وہ کہتے ہیں یہ رافضی ہے یا پھر یہ کہ اس کا میلان شیعوں کی طرف ہے تو پھر ہم کسی بھی حدیث کو قبول کرنے سے قبل دیکھیں گے کسی اور مصدقہ راوی سے بھی منقول ہے یا نہیں یا پھر اُس سے ہے جو جان بوجھ کر آلِ رسول ﷺ کے فضائل کو چھپاتا ہے یا نظر انداز کرتا ہے اور نقل نہیں کرتا لہٰذا یہ حدیث صرف اسی راوی سے منقول ہے لہٰذا قابلِ تحقیق ہے اور نا قابلِ قبول ہے۔ اس مقام پر ہم یہی کہیں گے کہ ان افسانوی روایتوں کو اس لیے نقل کیا گیا ہے کہ ان کے ذریعہ اموی اور عباسی حکمرانی کو تسلیم کیا جائے اور ان کے فسق و فجور اور اہلبیت رسول پر کیے گئے مظالم پر پردہ ڈالا جاسکے اور عصمتِ پیغمبر ﷺ پر حرف زنی کی جاسکے۔

*****

حوالہ جات

1۔السید ابو القاسم الموسوی الخوئی، البیان فی تفسیر القرآن، دار الزہراء للطباعۃ والنشر والتوزیع بیروت – لبنان، ج1ص271، الطبعۃ الرابعۃ حقوق الطبع محفوظۃ للمؤلف،1395 - 1975ء

2۔ محمد بن إسماعیل ابو عبداللہ البخاری الجعفی، الجامع الصحیح المختصر، کتاب الصلواۃ، باب کیف فرضت الصلوات فی الإسراء، ج1ص135، حدیث شمارہ: 342،الناشر : دار ابن کثیر، الیمامۃ—بیروت،الطبعۃ الثالثۃ، 1407 – 1987، تحقیق : د. مصطفیٰ دیب البغا استاذ الحدیث وعلومہ فی کلیۃ الشریعۃ- جامعۃ دمشق

3۔ محمد بن إسماعیل ابو عبداللہ البخاری الجعفی، الجامع الصحیح المختصر، کتاب الحج، باب ما جاء فی زمزم، ج2ص589، حدیث شمارہ: 1555، الناشر : دار ابن کثیر، الیمامۃ—بیروت، الطبعۃ الثالثۃ، 1407– 1987، تحقیق: د. مصطفیٰ دیب البغا استاذ الحدیث وعلومہ فی کلیۃ الشریعۃ- جامعۃ دمشق

4۔ محمد بن إسماعیل ابو عبداللہ البخاری الجعفی، الجامع الصحیح المختصر، کتاب فضائل الصحابۃ، باب المعراج، ج3ص1410، حدیث شمارہ: 3674، اناشر : دار ابن کثیر ، الیمامۃ — بیروت، الطبعۃ الثالثۃ، 1407 – 1987، تحقیق : د. مصطفیٰ دیب البغا استاذ الحدیث و علومہ فی کلیۃ الشریعۃ- جامعۃ دمشق

5۔ محمد بن إسماعیل ابو عبداللہ البخاری الجعفی، الجامع الصحیح المختصر، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکۃ، اناشر : دار ابن کثیر، الیمامۃ—بیروت، الطبعۃ الثالثۃ، 1407– 1987، تحقیق: د. مصطفیٰ دیب البغا استاذ الحدیث وعلومہ فی کلیۃ الشریعۃ- جامعۃ دمشق، ج3، ص1173، حدیث شمارہ: 3035

6۔ محمد بن إسماعیل ابو عبداللہ البخاری الجعفی، الجامع الصحیح المختصر، کتاب الانبیاء، باب ذکر إدریس علیہ السلام، اناشر : دار ابن کثیر ، الیمامۃ – بیروت، الطبعۃ الثالثۃ ، 1407– 1987، تحقیق : د. مصطفیٰ دیب البغا استاذ الحدیث وعلومہ فی کلیۃ الشریعۃ- جامعۃ دمشق، ج3ص1217، حدیث شمارہ:3164

7۔ محمد بن إسماعیل ابو عبداللہ البخاری الجعفی، الجامع الصحیح المختصر، کتاب التوحید، باب قولہ { وکلم اللہ موسی تکلیما } /النساء 164، ج6 ص2730، حدیث شمارہ:7079، اناشر : دار ابن کثیر، الیمامۃ—بیروت، الطبعۃ الثالثۃ، 1407 – 1987، تحقیق : د. مصطفیٰ دیب البغا استاذ الحدیث وعلومہ فی کلیۃ الشریعۃ- جامعۃ دمشق۔

8۔ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری النیسابوری، الجامع الصحیح المسمی صحیح مسلم، باب الإِسْرَاءِ بِرَسُولِ اللهِ ۔صلی الله علیه وسلم۔ إِلَى السَّمَوَاتِ وَفَرْضِ الصَّلَوَاتِ،ج1ص101،حدیث شمارہ:430،الناشر : دارالجیل بیروت + دارالأفاق الجدیدۃ-بیروت۔

9۔ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری النیسابوری، الجامع الصحیح المسمی صحیح مسلم، باب الإِسْرَاءِ بِرَسُولِ اللهِ ۔صلی الله علیه وسلم۔ إِلَى السَّمَوَاتِ وَفَرْضِ الصَّلَوَاتِ،ج1ص101،حدیث شمارہ: 432،الناشر : دارالجیل بیروت + دارالأفاق الجدیدۃ-بیروت۔

10۔ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری النیسابوری، الجامع الصحیح المسمی صحیح مسلم، باب الإِسْرَاءِ بِرَسُولِ اللهِ ۔صلی الله علیه وسلم۔ إِلَى السَّمَوَاتِ وَفَرْضِ الصَّلَوَاتِ،ج1ص102،حدیث شمارہ: 433،الناشر : دارالجیل بیروت + دارالأفاق الجدیدۃ-بیروت۔

11۔ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری النیسابوری، الجامع الصحیح المسمی صحیح مسلم، باب الإِسْرَاءِ بِرَسُولِ اللهِ ۔صلی الله علیه وسلم۔ إِلَى السَّمَوَاتِ وَفَرْضِ الصَّلَوَاتِ،ج1ص105،حدیث شمارہ: 435،الناشر : دارالجیل بیروت + دارالأفاق الجدیدۃ-بیروت۔

12۔ محمد بن عیسی ابو عیسی الترمذی السلمی، الجامع الصحیح سنن الترمذی، باب 82 ومن سورۃ الم نشرح ،ج5ص442، حدیث شمارہ: 3346، الناشر : داراحیاء التراث العربی- بیروت ۔ تحقیق : احمد محمد شاکر وآخرون۔

13۔ محمد بن عیسی ابو عیسی الترمذی السلمی، الجامع الصحیح سنن الترمذی، تحقیق : احمد محمد شاکر وآخرون، الناشر : داراحیاء التراث العربی – بیروت ،ج5ص35۔

14۔ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبۃ الدینوری (المتوفی: 276ھ)، المعارف، تحقیق: ثروت عکاشۃ،الناشر: الہیئۃ المصریۃ العامۃ للکتاب، القاہرۃ،الطبعۃ: الثانیۃ، 1992ء،ص۔580۔

15۔ابو حامد عزالدین بن ہبۃ اللہ بن محمد بن محمد بن ابی الحدید المدائنی، شرح نہج البلاغۃ-ابن ابی الحدید، دار النشر : دار الکتب العلمیۃ- بیروت/لبنان- 1418ھ- - 1998ء،الطبعۃ: الأولی، تحقیق : محمد عبد الکریم النمری،ج1ص317۔

16۔الموفق بن احمد البکری المکی الحنفی الخوارزمی، المناقب ، تحقیق : فضیلۃ الشیخ مالک المحمودی، مؤسسۃ سید الشہداء (ع)، طبع ونشر : مؤسسۃ النشر الاسلامی، الطبعۃ : الثانیۃ المطبوع : الثانیۃ التاریخ : موسسۃ النشر الاسلامی، التابعۃ لجماعۃ المدرسین، ص100۔

ابو القاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ المعروف بابن عساکر (المتوفی: 571ھ)، تاریخ دمشق، الناشر : دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، عام النشر: 1415ھ- - 1995ء، المحقق: عمرو بن غرامۃ العمروی، ج42ص253۔

علی بن محمد بن محمد بن الطیب بن ابی یعلی بن الجلابی، ابو الحسن الواسطی المالکی، المعروف بابن المغازلی (المتوفی: 483ھ) المناقب امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ،المحقق : ابو عبد الرحمٰن ترکی بن عبد اللہ الوادعی، الناشر : دار الآثار – صنعاء ،ج1ص 214۔

17۔اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی ابو الفداء، البدایۃ والنہایۃ، الناشر : مکتبۃ المعارف ، بیروت،ج7ص351

احمد بن علی ابو بکر الخطیب البغدادی، تاریخ بغداد، الناشر : دار الکتب العلمیۃ، بیروت،ج11ص375

18۔ علی بن محمد بن محمد بن الطیب بن ابی یعلی بن الجلابی، ابو الحسن الواسطی المالکی، المعروف بابن المغازلی (المتوفی: 483ھ)، مناقب امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، تحقیق : ابو عبد الرحمٰن ترکی بن عبد اللہ الوادعی، الناشر : دار الآثار – صنعاء، الطبعۃ: الأولی 1424ھ- - 2003ء، ج1ص215

19۔ الضحیٰ۔آیت:6

20۔الشرح۔آیت:1